38579-جب قیء غالب ہواور بغیر ارادہ وقصد کے کچھ معدہ میں واپس چلی جائے توروزہ فاسد نہیں ہوتا

سوال

میں حمل کے دوسرے ماہ میں ہوں اور رمضان المبارک میں مجھے قیء آتی ہے رہتی اور بعض اوقات تو مغرب سے تھوڑی دیر قبل آتی ہے ، اور بعض اوقات محسوس ہوتا ہے کہ حلق تک آپہنچی ہے اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

امام خطابی اور ابن المنذر رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ :

علماء کرام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جان بوجھ کر یعنی عمدا قیء کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، اور یہ کہ اگر قیء غالب آجائے (یعنی خود بخود ہی آئے) تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (368/4) ۔

اس کی دلیل سنت نبویہ میں پائی جاتی ہے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس پر قیء غالب آجائے (یعنی خود آئے) اس پر قضاء نہیں ، اور جو جان بوجھ کر عمدا قیء کرے اسے قضاء کرنا ہوگی)

سنن ترمذی حدیث نمبر (720) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فتاوی میں کہتے ہیں :

قیء کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر عمدا قیء کی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ، لیکن اگر خود بخود آئے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا ۔ اھ

دیکھیں مجموع الفتاوی الکبری (266/25) ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جس شخص کو خود بخود ہی قیء آجائے کیا وہ اس دن کے روزہ کی قضاء کرے گا کہ نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس پر قضاء نہیں ، لیکن اگر اس نے جان بوجھ کر قیء تو قضاء کرنا ہوگی ، اور مندرجہ بالا سابقہ حدیث سے ہی استدلال کیا ہے ۔ اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

کیا رمضان المبارک میں قیئ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اگر توانسان نے عمدا قیئ کی ہو تواس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، لیکن اگر خود بخود ہی قیئ ہوجائے تواس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ، اس کی دلیل ابوھریرہ رضی اللہ تعالی کی حدیث ہے ، اوراوپر بیان کی گئی حدیث ہی ذکر کی ہے ۔

اگر آپ کو خود بخود قیئ آجائے توآپ کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ، اوراگر انسان یہ محسوس کرے کہ اس کے معدہ میں گڑبڑ ہے اور ہوسکتا ہے اس میں سے کچھ باہر نکل آئے توکیا ہم یہ کہیں گے کہ : آپ پرواجب ہے کہ اسے روکیں ؟ یا پھر اسے جذب کرلیں ؟ نہیں ، لیکن ہم یہ کہیں گے :

آپ ایک الگ اور درمیانہ موقف اختیار کریں ، نہ توجان بوجھ کر قیئ کریں اور نہ ہی اسے روکیں ، اس لیے کہ اگر جان بوجھ کر قیئ کروگے توروزہ ٹوٹ جائے گا ، اوراگر اسے روکیں گے تو اس سے ضرر اور نقصان اٹھائیں گے ، اس لیے آپ اسے اس کی حالت پر چھوڑ دیں اگر توآپ کے بغیر کسی فعل اور دخل کے باہر نکل آئے توآپ کو کچھ نقصان نہیں اور نہ ہی اس سے روزہ ٹوٹے گا ۔ اھ ۔ دیکھیں فتاوی الصیام صفحہ نمبر (231) ۔

دوم :

جب قیئ انسان کے بغیر قصد وارادہ کے قیئ معدہ میں واپس آجائے تواس کا روزہ صحیح ہے ، اس لیے کہ ایسا اس کے اختیا کر بغیر ہوا ہے ۔

اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

روزہ دار نے قیئ کی اور بغیر کسی عمد کے نگلنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اگر توجان بوجھ کر قیئ کی تواس کا روزہ فاسد ہوگیا ، لیکن اگر قیئ خود بخود ہی آجائے توروزہ فاسد نہیں ہوگا ، اوراسی طرح اگر اس نے جان بوجھ کر اسے نہیں نگلا توروزہ فاسد نہیں ہوگا ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (254/10) ۔

واللہ اعلم.